دنیاوی چیز اُسی طرح اُن کی رہتی ہے۔ گورو گرنتھ صاحب میں ہندو کے
معنی ہر جگہ تن کے ہیں۔ صرف چوتھی چیز والے انسان کے نہیں اور ترک کے معنی
من کے ہیں۔ چوتھی کھانی میں جن کھمیں وغیرہ نہیں ہوتی۔ یہ کی انڈج یا اُت بھج یعنی
بیج سے پیدا ہونے والی اشیا ہیں۔ چوتھی کھانی خالص روحانی ہوتی ہے۔ مثلاً
نر سنگھ روپ اوتار وغیرہ اوتار یا جیسے نام دیو کی بھگوان کے ۲ دفعہ درشن ہوئے
تو اسی کھانی میں صرف برہم روپ ترکھ ہوتا ہے۔ ترکھ تو بدھی بھی ہوتی ہے۔ اس
طرح سوامی دیانند جی کی نکتہ چینی کہ گورو نانک صاحب کو ترکھ کی بجائے ترکھے
شبد استعمال کرنا چاہیے تھا۔ درست نہیں۔

خالصہ پنتھ نے روحانی راج کرنا ہے۔ یعنی حکومت کے دماغوں پر راج
کرنا ہے۔ کہ یہ دنیاوی راج نہیں کیا کرتا تھے۔ اسی لئے گورو صاحب نے قلعہ کی جاگیر وغیرہ
نہیں سنبھالی تھی۔ اور نہ ہی دہلی فتح کر کے دنیاوی راج پر قبضہ کیا تھا۔ روحانی راج
کرنے کے لئے چار تخت ہیں۔ حضور صاحب سے سیوا دار مکھوں پر۔ پٹنہ صاحب
سے کاروباری مکھوں پر۔ کیس گڑھ صاحب سے فوجی مکھوں پر اور اکال صاحب سے
تعلیمی مکھوں پر راج کرنا ہے۔ یعنی ان کی غلطیوں کو ظاہر کر کے ان کی درستی کی
کوشش کرنی ہے۔